فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۲۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم یکشنبہ
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۸ احسان ۱۳۴۶ ہش ۹ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ۱۸ جون ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۳۳

اخبارِ احمدیہ

-• ربوہ ۱۷ جون ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔

-• سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صدر مجلس مرکزیہ انصار اللہ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جملہ مجالس انصار اللہ کے لئے ہفتہ تربیت و اصلاح کی تاریخیں ۲۵ اگست تا ۳۰ اگست مقرر ہوئی ہیں۔ احباب اس ہفتہ کو کامیابی سے منانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(قیادت تربیت)

خطبہ جمعہ

تعمیر بیت اللہ کے جملہ مقاصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہی پورے ہوئے

آپ کی قوتِ قدسیہ سے اقوامِ عالم کی سعید روحیں حقیقتاً امتِ مسلمہ بن گئیں

قربانی اور توبہ و استغفار کے بغیر رضائے الٰہی کا حصول ممکن نہیں ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ جون ۱۹۶۷ء

مرتبہ: مکرم مولوی محمد صادق صاحب آف سماٹرا انچارج صیغہ زود نویسی

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ وَ اَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُزَکِّیْھِمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۔

پھر فرمایا:

تعمیر کعبہ سے تعلق رکھنے والے انیس مقاصد کے متعلق میں پہلے بتا چکا ہوں

بیسویں غرض

وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ میں بیان ہوئی تھی اور وعدہ دیا گیا تھا کہ موعود ہادیٔ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی تاثیروں اور قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اقوامِ عالم کی سعید روحیں حقیقتاً امتِ مسلمہ بن جائینگی۔ اور عرب جو ان کے پہلے مخاطب ہونگے ان کے سب گند دھو دیئے جائیں گے۔ اور پاک اور صاف ہو کر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے سایہ تلے اپنے خالقِ حقیقی اور مالکِ حقیقی کے دربار میں آ جمع ہونگے اور پھر دنیا کے ہادی بنیں گے اور اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا میں قائم کریں گے۔

ابراہیمی دعاؤں اور ان پیشگوئیوں کے مطابق جو پہلی کتب میں پائی جاتی تھیں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک امتِ مسلمہ کو قائم کیا۔ جیسا کہ قرآن کریم سورۃ حج میں فرماتا ہے

وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ ھُوَ اجْتَبٰکُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّۃَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰھِیْمَ ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ ھٰذَا لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ شَھِیْدًا وَتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰہِ ھُوَ مَوْلٰکُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ (سورۃ الحج آیت ۷۹)

یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اپنی تمام قوت اور اپنی تمام طاقت اور اپنی تمام استعداد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو اور اس کوشش اور جہاد کو اپنے کمال تک پہنچاؤ (حَقَّ جِھَادِہٖ) اس کے حق کو پورا کر دو کیونکہ اس نے تمہیں مجتبیٰ بنایا ہے اور تمہیں بزرگی بخشی ہے اور کامل دین تمہیں دیا ہے۔ بہترین احکام تمہارے لئے نازل کئے ہیں اور ان احکام کی پیروی کرنے کے لئے جن قوتوں اور طاقتوں کی ضرورت تھی وہ بھی ساتھ ہی تمہیں عطا کی ہیں۔ اور اس نے ان احکام کی پیروی کرنے سے تم پر کوئی بوجھ نہیں ڈالا تمہارے باپ ابراہیم کی ملت

اللہ نے تمہیں اَلْمُسْلِمِیْن کا نام دیا ہے۔ امت مسلمہ قرار دیا ہے۔ تمہارے متعلق یہ نام پہلی کتب میں بھی استعمال ہوا تھا اور قرآن کریم بھی تمہیں اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً۔ اَلْمُسْلِمِیْن کے نام سے یاد کرتا ہے۔ اور یہ نام ان دعاؤں کے نتیجہ میں ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھیں کہ ایک امت مسلمہ دنیا میں قائم کی جائے (اس افضل الرسل کی بعثت کے ساتھ) اور ان کی اولاد بھی امت مسلمہ میں شامل ہو۔ پس خانہ کعبہ کے مقاصد کے ساتھ تعلق رکھنے والی جو آیات ہیں ان میں وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ کی جو دعا تھی۔ قرآن کریم سورۂ حج کی اس آیت میں یہ دعوےٰ کرتا ہے کہ وہ دعا قبول ہوگئی۔ اور جو پیشگوئیاں پہلی کتب میں دی گئی تھیں ان کے پورا ہونے کا وقت آگیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے ہیں اور امت مسلمہ قائم ہو گئی ہے۔ اور اس لئے قائم ہوئی ہے کہ انسان کے اندر جو روحانی اور اخلاقی قوتیں اور استعدادیں اور طاقتیں ودیعت کی گئی تھیں۔ ان کے اظہار کا وقت آگیا ہے۔ اب دنیا یہ دیکھے گی کہ انسان اپنے رب کی راہ میں اپنی طاقتوں کو کس طرح خرچ کرتا ہے۔ اور اپنی استعدادوں کو وہ اپنے کمال تک کس طرح پہنچاتا ہے۔

اسلام کے معنے ہیں

اللہ تعالےٰ کے سامنے، اپنے رب کے سامنے اپنی گردن کو قربان کرنے کے لئے رکھ دینا۔ اپنے تمام ارادوں کو چھوڑ کر اپنی تمام خواہشوں کو چھوڑ کر خدا کی رضا پر راضی رہنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا یعنی اپنا کچھ بھی باقی نہ رہے سب کچھ خدا کو دے دیا جائے اور پھر خدا سے ایک نئی زندگی حاصل کر کے ایک خیر امت کی شکل میں اس دنیا میں زندگی کے دن گذارے جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مضمون کے متعلق فرماتے ہیں۔

"اور اصطلاحی معنی اسلام کے وہ ہیں جو اس آیہ کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَلَہٗٓ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے۔ یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالےٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کیلئے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالےٰ کے لئے قائم ہو جاوے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے مطلب یہ کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالےٰ کا ہو جاوے۔ اعتقادی طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجالاوے مگر ایسے ذوق و شوق اور حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرماں برداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷-۵۸)

اکیسواں مقصد

اَرِنَا مَنَاسِکَنَا میں بیان ہوا تھا اور بتلایا گیا تھا کہ اس نبی موعود پر ایک ایسی شریعت نازل ہوگی جو انسانی فطرت کے سب سچے اور حقیقی تقاضوں کو پورا کرنے والی ہوگی۔ ہر استعداد اس سے فیض یاب ہوگی۔ اور ہر فطرت صحیحہ اپنے ظرف کے مطابق اس سے حصہ لے گی۔ ہر زمانہ کے مناسب حال، ہر قوم کے مناسب حال، ہر فرد کی استعداد کے مناسب حال اس میں تعلیم موجود ہوگی اور موجود رہے گی۔

اَلْمَنَاسِکُ، اَلْمَنْسَکُ اور اَلْمَنْسِکُ کی جمع ہے۔ اس کے معنی ہیں۔ زہد، عبادت، وہ کام جو حصولِ قربِ الٰہی کے لئے کئے جاتے ہیں۔

یہاں اللہ تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا اَرِنَا الْمَنَاسِکَ عبادت کے کامل طریق ہمیں بتا بلکہ یہ فرمایا ہے۔ اَرِنَا مَنَاسِکَنَا۔ ہمارے مناسب حال جو کامل طریق عبادت کے ہیں وہ ہمیں سکھا اور یاد رہے کہ صرف قرآنی شریعت ہی ایسی ہے جس میں یہ گنجائش موجود ہو۔ پہلی شرائع میں یہ گنجائش موجود نہیں تھی۔ جب امت مسلمہ کا وجود قائم ہو گیا۔ اور قرآن کریم کی شریعت ان پر نازل ہو چکی۔ تب اَرِنَا مَنَاسِکَنَا کی دعائے ابراہیمی قبول ہوئی تو اَرِنَا مَنَاسِکَنَا میں یہ دعا کی گئی ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں

موقعہ اور محل کے مطابق احسن عمل

کے انتخاب کی ہمیں توفیق عطا کر چنانچہ قرآن کریم نے بہت زور دیا ہے، اس بات پر کہ قرآنی تعلیم کے مختلف پہلو ہوتے ہیں یعنی ہر حکم کے مختلف پہلو ہوتے ہیں جو قرآن کریم نے دیا ہے تو جو پہلو موقعہ اور محل اور تمہاری اپنی استعداد کے مطابق ہے اس پہلو سے اس عمل کو اختیار کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ بعض لوگ اپنی استعداد سے بڑھ کر عبادتوں میں مجاہدہ کا رنگ اختیار کرتے ہیں۔ بہت لمبا عرصہ روزے رکھتے ہیں یا نیند کو بہت کم کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے جسم اس کی برداشت نہیں کر سکتے۔ اور نتیجہ اس کا یہ نہیں نکلتا۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے قرب کو حاصل کر لیں بلکہ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ پاگل ہو جاتے ہیں یا ان کو بعض اور عوارض لاحق ہو جاتے ہیں کسی کو سل ہو جاتی ہے دق ہو جاتی ہے۔ بعض اور بیماریاں ہیں جو ان کو لگ جاتی ہیں۔

دعا یہاں یہ سکھائی گئی ہے کہ اَرِنَا مَنَاسِکَنَا ہر قوم ہر زمانہ کے لحاظ سے اور پھر ہر قوم اور ہر زمانہ کے ہر فرد کے لحاظ سے جو مناسب عبادتیں اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے جو مناسب طریق ہیں وہ ہمیں سکھا تا کہ ہم ہر قسم کی بیماری سے اور ضعف سے اور لغزش سے اور بد دلی سے محفوظ ہو جائیں اور تیرے قرب کو حاصل کر لیں۔

اَحْسَن پر یعنی جو بہتر پہلو ہے اس کے اختیار کرنے کی طرف بڑے زور سے اور

بڑی کثرت سے قرآن کریم نے توجہ دلائی ہے

مثلاً فرمایا ہے۔ جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ۔ دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیالات کرتے ہوئے تم مختلف پہلوؤں کو اختیار کر سکتے ہو تو جو اَحْسَن پہلو ہے اس کو اختیار کرو۔ ایک شخص ہے جو محبت سے بات سننے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ تم اسے ڈراؤ نہیں۔ ایک موقعہ ایسا آتا ہے کہ مخالف سمجھتا ہے۔ کہ اگر میں نے ان کو فساد کی طرف آمادہ کر لیا۔ تو ان کو نقصان ہوگا۔ ہمیں فائدہ ہوگا۔ اس وقت ایک احمدی کا فرض ہے کہ قرآن کریم کے اس حکم کے مطابق امن کی فضا کو قائم رکھنے کے لئے انتہائی کوشش کرے۔ اور

جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ

میں جو احسن طریق اختیار کرنے کا حکم ہے۔ اس پر عمل پیرا ہوتا امن میں رخنہ نہ پیدا ہو۔ بہت سے احکام میں اللہ تعالےٰ نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ کئی طریقے اختیار کئے جاسکتے ہیں۔ ایک حکم کی بجا آوری میں۔ تو جو احسن طریق ہے اس کو تم اختیار کرو۔ اصولاً اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ قرآن کریم کی کامل اور مکمل شریعت تم پر اتاری گئی ہے۔ اور تمہیں حکم یہ دیا جاتا ہے کہ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ تمہارے رب نے جو تمہاری ربوبیت کرنا چاہتا ہے۔ اپنی اس صفت کے تقاضا سے ایک ایسی شریعت نازل کی ہے جو مختلف پہلو رکھتی ہے۔ اور ہر آدمی، ہر فرد، ہر قوم، ہر زمانہ کی ربوبیت کا تقاضا یہ ہے کہ مختلف پہلوؤں سے اس پر عمل کیا جاسکے تو ہر پہلو اس کے اندر آگیا ہے۔ اس شریعت کا نزول ربّ کریم کی طرف سے ہے اس لئے قیامت تک محفوظ ہے جو احسن طریق ہے اس کو تم اختیار کرو اور ہر حکم کو اُس احسن طریق پر بجا لاؤ جو تمہارے مطابق حال ہو۔ جو زمانہ کے مناسبِ حال ہو۔ جس کے نتیجہ میں تمہارے قویٰ اور تمہاری استعدادیں صحیح نشوونما اور ربوبیت کو حاصل کرسکیں۔

اسی طرح

اللہ تعالیٰ ایک دوسری آیت میں فرماتا ہے

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ کہ میرے ان بندوں کو جو (اَلْقَوْل) اس بہترین شریعت کو سُنتے ہیں۔ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اس میں جو احکام انہیں سُنائے جاتے ہیں ان میں سے وہ اَحْسَن کی پیروی کرتے ہیں ان کو تم بشارت دو" اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ" کہ اللہ تعالےٰ ان کی ہدایت کے سامان کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں یہی لوگ اُولُوا الْاَلْبَابِ ہوں گے۔ عقلمند سمجھے جائیں گے۔ اس میں یہ بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو اُولُوا الْاَلْبَابِ میں اس لئے شامل کیا ہے اور عقل اس لئے دی ہے کہ وہ اس کو اسلامی شریعت کے احکام کی بجا آوری میں استعمال کرے۔ اور اگر وہ اپنی عقل سے کام لے اور موقع کو پہچانے اور محل کی شناخت رکھتا ہو۔ مثلاً اگر کسی سے تبادلۂ خیال کرے تو اس کی سائیکولوجی کو وہ پہچانے اور اپنی عقل سے وہ فیصلہ کرے کہ اس رنگ میں مَیں بات کروں گا تو میری بات کا میرے مخاطب پر اثر ہوگا۔

پس یہاں بڑی وضاحت سے اللہ کے ان بندوں کو بشارت دی گئی ہے جو قرآنِ کریم کی شریعت کو سُنتے اور اَحْسَن پر عمل کرتے ہیں۔ بشارت ان لوگوں کو نہیں دی گئی جو قرآن کریم کو سُنتے، اپنی عقل کو کام میں نہیں لاتے اور اَحْسَن کی بجائے کسی اَور پہلو کو اختیار کرتے ہیں۔ پس ایسے بندوں کو اللہ تعالےٰ قرآنِ کریم میں ھذا اٰیۃ کی بشارت نہیں دیتا انجام بخیر ہونے کی بشارت نہیں دیتا۔

تو یہاں ایک معنی یہ ہوں گے کہ میرے وہ بندے جو القول کو سُنتے اور ان میں سے اَحْسَن کی پیروی کرتے ہیں ان کا انجام بخیر ہوگا۔ جو ایسا نہیں کرتے ان کا انجام بخیر نہیں ہوگا۔

بائیسواں مقصد

تُبْ عَلَيْنَا میں بیان ہوا تھا اور اس میں اشارتاً بیان کیا گیا تھا کہ جو آخری شریعت یہاں نازل ہوگی اس کا گہرا تعلق رَبِّ تَوَّاب سے ہوگا اور اس کے پیرو، اس کے متبعین اس بنیادی حقیقت کو پہچانیں گے کہ توبہ اور استغفار کے بغیر معرفتِ الٰہی اور رضاءِ الٰہی کا حصول ممکن نہیں، پس جہاں وہ بار بار اس کی راہ میں قربانیاں دیں گے وہاں وہ بار بار استغفار کے ساتھ اس سے قوت حاصل کریں گے اور توبہ کے ساتھ اس کی طرف رجوع بھی کرنے والے ہوں گے، اپنی کوشش اور مجاہدہ اور قربانیوں کو رخنہ سے خالی اور خطا سے مبرّا نہ سمجھیں گے۔

تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ کے معنی ہیں قَبِلَ تَوْبَتَهٗ مِنْهُ کہ اللہ تعالےٰ نے ایک ایسے بندہ کی جو توبہ کرنے والا ہے توبہ کو قبول کرلیا۔ یہاں یہ دعا ہے وَتُبْ عَلَيْنَا اور بتایا گیا ہے کہ اس حقیقت کو جو توبہ اور استغفار کے اندر پائی جاتی ہے صحیح طور پر اور حقیقی معنے میں وہ امت سمجھنے والی ہوگی اور ان کو ایک ایسی شریعت دی جائے گی جو ان باتوں کو کھول کر بیان کرے گی۔

شرع میں اور اسلامی اصطلاح میں

توبہ کے معنی میں چار باتیں پائی جاتی ہیں :-

(۱) گناہ کو ترک کردینا۔ مثلاً جس شخص کو جھوٹ کی عادت ہو وہ ایک گناہ کر رہا ہے۔ تو جھوٹ کو چھوڑ دینے کا نام توبہ ہے۔ یہ اس کا ایک پہلو ہے۔

(۲) یہ کہ گناہ پر ندامت کا احساس پیدا ہوجانا۔ ہر آدمی ہر وقت تو جھوٹ نہیں بولتا لیکن ایک شخص ایک لمبے عرصہ تک جھوٹ نہیں بولتا مثلاً چھ مہینے اس نے کوئی جھوٹ نہیں بولا تو ترکِ گناہ تو ہوا (اس چھ ماہ میں) لیکن توبہ نہیں کیونکہ ترکِ گناہ کے علاوہ توبہ میں گناہ پر ندامت کے احساس کا پیدا ہوجانا بھی ضروری ہے۔

(۳) یہ کہ عزم یہ ہو کہ مَیں اس گناہ کی طرف لوٹوں گا نہیں۔ پورے عزم کے ساتھ گناہ کو چھوڑنے والا ہو۔ اور

(۴) یہ کہ بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کا تدارک بھی کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً کسی کے سَو روپے مارے ہوئے ہیں تو توبہ کے صرف یہ معنے نہیں ہوں گے کہ آئندہ لوگوں کا مال مارنے سے توبہ کرلی احساس ندامت کے ساتھ اور اس عزم کے ساتھ کہ مَیں کبھی بھی ایسے گناہ کی طرف نہیں لوٹوں گا۔ لیکن قوت ہونے کے باوجود وہ سَو روپیہ ادا نہ کرے حالانکہ وہ اتنا غریب نہیں کہ سَو روپیہ ادا نہ کرسکے تو پھر بھی وہ توبہ نہیں ہے۔

ان ہر چہار باتوں کے کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم

اپنے پیدا کرنے والے سے قوت حاصل کریں

کیونکہ گناہ کا چھوڑنا خدا تعالےٰ سے حاصل کردہ قوت کے بغیر ممکن نہیں۔ گناہ پر ندامت کے احساس کا پیدا ہونا اس کی توفیق کے بغیر ناممکن ہے باقی رہا عزم! تو انسان کے اندر کیسے یہ ہمّت ہوسکتی ہے کہ وہ یہ دعویٰ کرے کہ مَیں اللہ تعالےٰ کی طاقت کے بغیر، اللہ تعالےٰ سے طاقت حاصل کئے بغیر یہ عزم کرسکتا ہوں، پختہ ارادہ کرسکتا ہوں کہ آئندہ کوئی گناہ نہیں کرونگا۔ پس اس کے لئے بھی خدا تعالےٰ کی توفیق کی ضرورت ہے۔ اور جس حد تک ممکن ہو تدارک کرنا، اس کے لئے بھی اللہ تعالےٰ سے قوت اور طاقت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

تو یہ طاقتیں اور قوتیں استغفار کے ذریعہ سے حاصل کی جاتی ہیں۔

خدا کا بندہ اپنے ربّ کو تمام طاقتوں اور قوتوں کا سرچشمہ سمجھتا ہے اور اپنے اندر کوئی اپنی طاقت اور قوت نہیں پاتا اور نہ دیکھتا ہے اس لئے ہر کام کے کرنے سے پہلے وہ اپنے ربّ کی طرف رجوع کرتا اور استغفار کرتا ہے اور اپنے ربّ سے کہتا ہے کہ اے خدا جو تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے اور تمام قوتوں کا منبع ہے مجھے وہ قوتیں اور طاقتیں اور استعدادیں عطا کر کہ مَیں برائیوں کو کلیتہً چھوڑ دوں اور نیکیوں پر حقیقتاً قائم ہو جاؤں۔ تو اس معنے میں پہلے استغفار ہے اور بعد میں توبہ۔ توبہ استغفار کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ اس مضمون پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی بسط سے روشنی ڈالی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدّم حاصل ہے کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑے ہونا ہے۔ عادت اللہ یہی ہے کہ جب اللہ تعالےٰ سے مدد چاہے گا تو خدا تعالےٰ ایک قوت دے گا۔ اور پھر اسی قوت کے بعد انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے گا۔ اور نیکیوں کو کرنے کے لئے اس میں ایک قوت پیدا ہو جائے گی جس کا نام تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ ہے۔ اس لئے طبعی طور پر بھی یہی ترتیب ہے۔ غرض اس میں ایک طریق ہے جو سالکوں کے لئے رکھا ہے کہ سالک ہر حالت میں خدا سے استمداد چاہے۔ سالک جب تک اللہ تعالےٰ سے قوت نہ پائے گا کیا کر سکے گا؟؟ توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے۔ اگر استغفار نہ ہو تو یقیناً یاد رکھو کہ توبہ کی قوت مر جاتی ہے۔ پھر اگر اس طرح پر استغفار کرو گے اور پھر توبہ کرو گے تو نتیجہ یہ ہو گا یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی۔ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اگر استغفار اور توبہ کرو گے تو اپنے مراتب پا لو گے ہر ایک حسّ کے لئے ایک دائرہ ہے جس میں وہ مدارج ترقی کو حاصل کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۶۸-۶۹)

آپ نے فرمایا کہ اپنے اپنے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے جس حد تک تمہارے لئے ممکن ہے روحانی رفعتوں کو حاصل کرو اور استغفار اور توبہ کے ذریعہ سے ان کو حاصل کر لو۔

دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس تمام تفصیل سے ظاہر ہے کہ استغفار کی درخواست کے اصل معنے یہی ہیں کہ وہ اس لئے نہیں ہوتی کہ کوئی حق فوت ہو گیا ہے بلکہ اس خواہش سے ہوتی ہے کہ کوئی حق فوت نہ ہو۔ اور انسانی فطرت اپنے تئیں کمزور دیکھ کر طبعاً خدا سے طاقت طلب کرتی ہے ------ اور یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ انسان جب اپنی کمزوری کے روکنے کے لئے اور نیز دوسروں کو گناہ کی زہر سے نجات دینے کے لئے ہر دم اور ہر آن دعا مانگتا رہتا ہے اور تضرعات سے خدا تعالےٰ کی طاقت کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور پھر چاہتا ہے کہ اس طاقت سے دوسروں کو بھی حصّہ ملے جو بوسیلۂ ایمان اس سے پیوند کرتے ہیں۔ معصوم انسان کو خدا سے طاقت طلب کرنے کی اس لئے ضرورت ہے کہ انسانی فطرت اپنی ذات میں تو کوئی کمال نہیں رکھتی بلکہ ہر دم خدا سے کمال پاتی ہے اور اپنی ذات میں کوئی قوت نہیں رکھتی بلکہ ہر دم خدا سے قوت پاتی ہے اور اپنی ذات میں کوئی کامل روشنی نہیں رکھتی بلکہ خدا سے روشنی اترتی ہے۔ اس میں اصل راز یہ ہے کہ کامل فطرت کو صرف ایک کشش دی جاتی ہے تا وہ طاقتِ بالا کو اپنی طرف کھینچ لے۔ مگر طاقت کا خزانہ محض خدا کی ذات ہے۔ اس خزانہ سے فرشتے بھی اپنے لئے طاقت کھینچتے ہیں اور ایسا ہی انسانِ کامل بھی اس سرچشمۂ طاقت سے عبودیت کی نالی کے ذریعہ عصمت اور فضل کی طاقت کھینچتا ہے ...... پس استغفار کیا چیز ہے؟ یہ اس آلہ کی مانند ہے جس کی راہ سے طاقت اُترتی ہے۔ تمام راز توحید کا اسی اصول سے وابستہ ہے کہ صفتِ عصمت کو انسان کی ایک مستقل جائداد قرار نہ دیا جائے بلکہ اس کے حصول کے لئے محض خدا کو سرچشمہ سمجھا جائے۔"

(ریویو آف ریلیجنز اردو جلد ۱ صفحہ ۱۹۲ تا ۱۹۵)

جب اللہ تعالیٰ کی حفاظت حاصل ہو جاتی ہے

جب اللہ تعالےٰ سے انسان طاقت حاصل کر لیتا ہے، تب وہ توبہ کی توفیق پاتا ہے اور تب اللہ تعالےٰ کے حضور اس کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی لئے فرماتے ہیں:۔

"پس اٹھو اور توبہ کرو اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو۔ یاد رکھو کہ اعتقادی غلطیوں کی سزا تو مرنے کے بعد ہے۔ اور ہندو یا عیسائی یا مسلمان ہونے کا فیصلہ تو قیامت کے دن ہو گا۔ لیکن جو شخص ظلم اور تعدّی اور فسق و فجور میں حد سے بڑھتا ہے اس کو اسی جگہ سزا دی جاتی ہے۔ تب وہ خدا کی سزا سے کسی طرح بھاگ نہیں سکتا۔ سو اپنے خدا کو جلدی راضی کر لو اور قبل اس کے کہ وہ دن آئے تم خدا سے صلح کر لو۔ وہ نہایت درجہ کریم ہے۔ ایک دم کے گداز کرنے والی توبہ سے ستّر برس کے گناہ بخش سکتا ہے۔ اور یہ مت کہو کہ توبہ منظور نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ تم اپنے اعمال سے بچ نہیں سکتے۔ ہمیشہ فضل بچاتا ہے نہ کہ اعمال۔ اے خدائے رحیم و کریم! ہم سب پر فضل کر کہ ہم تیرے بندے اور تیرے آستانہ پر گرے ہیں۔ آمین!"

(لیکچر لاہور صفحہ ۳۹)

آج مجھے گرمی کی وجہ سے تکلیف رہی ہے اور یہاں مسجد میں بھی بڑی گرمی ہے دوستوں کو بھی لمبے خطبہ سے تکلیف ہو گی اس لئے آج مَیں صرف اسی پر بس کرتا ہوں اور باقی مضمون اللہ تعالےٰ کی توفیق اور اس کے فضل سے آئندہ خطبہ میں بیان کروں گا۔

حدیث النبیؐ

دشمن سے بدعہدی نہ کرو اور بچوں اور عورتوں کے قتل سے مجتنب رہو

عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ اَمِیْرًا عَلٰی جَیْشٍ اَوْ سَرِیَّۃٍ قَالَ اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰہِ ..... وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا ..... وَلَا امْرَاَۃً[1]

ترجمہ:۔ بریدۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کی کوئی پارٹی جہاد کے لئے روانہ فرماتے تو اس کے امیر کو نصیحت فرماتے تھے کہ اللہ تعالےٰ کا نام لے کر خدا کے رستہ میں نکلو اور کبھی خیانت نہ کرو۔ اور نہ کبھی دشمن سے بدعہدی کرو اور نہ قدیم وحشیانہ طریق کے مطابق دشمن کے مقتولوں کے اعضاء وغیرہ کاٹو اور نہ کسی بچے یا عورت کو قتل کرو۔"

تشریح:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک ارشاد ابتدائی جنگوں میں صحابہ اور ان کے بعد آنے والے مسلمانوں کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ اسلام نے کفار کے مظالم اور ان کی جارحانہ کارروائیوں سے مجبور ہو کر تلوار اٹھائی لیکن اس کے بعد مسلمانوں نے ظالم دشمن کے ساتھ بھی حسن اخلاق کا وہ نمونہ دکھایا جس کی نظیر پیش کرنے سے تاریخ عاجز ہے۔ عربوں میں عورتوں اور بچوں تک کو قتل کر دینے کا طریق عام تھا۔ بلکہ یہ طریق موسوی شریعت کے قیام سے دنیا کے معتدبہ حصہ میں وسیع ہو چکا تھا۔ اس کے علاوہ عربوں میں یہ بھی رواج تھا کہ مفتوح دشمن کے مقتولوں کے ناک کان وغیرہ کاٹ کر اپنی وحشیانہ خوشی کو کمال تک پہنچاتے تھے اس قبیح رسم کو عرب لوگ "مثلہ" کرنا کہتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سب ظالمانہ طریقوں کو سختی کے ساتھ روک کر حربی دشمن کے ساتھ بھی حسن سلوک کی تعلیم دی۔ خیانت اور غداری اور بدعہدی کو قطعی حرام قرار دے کر دنیا میں ایک اعلےٰ ضابطۂ اخلاق کی بنیاد قائم فرمائی۔

اس کے علاوہ جیسا کہ دوسری احادیث سے ثابت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی حکم دیا کہ حربی دشمن کے بوڑھے لوگوں اور مذہبی خدمت کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کرنے والوں کے خلاف خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے ہوں ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔ اور جیسا کہ قرآن مجید سورہ محمد میں ذکر آتا ہے۔

فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰٓی اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْھُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَھَا ذٰلِکَ وَلَوْ یَشَآءُ اللّٰہُ لَانْتَصَرَ مِنْھُمْ وَلٰکِنْ لِّیَبْلُوَا بَعْضَکُمْ بِبَعْضٍ وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَھُمْ ۝ (سورہ محمد ۵)

ترجمہ:۔ پس چاہیئے کہ جب تم کافروں سے میدان جنگ میں ملو تو گردنیں کاٹو۔ یہاں تک کہ جب تم ان کا خون بہا لو تو خوب زور سے مشکیں کسو۔ پھر اس کے بعد یا تو احسان کر کے ان کو چھوڑ دو۔ یا تاوان جنگ لے کر چھوڑ دو۔ یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے (یعنی ختم ہو جائے) یہ سب کچھ حالات کے ماتحت ہوا ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو خود ہی ان سے بدلہ لے لیتا۔ لیکن اس نے چاہا کہ تم میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ سے آزمائے۔ جو لوگ اللہ کے راستے میں مارے گئے۔ اللہ تعالےٰ ان کے اعمال کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ (تفسیر صغیر)

جنگی قیدیوں کے متعلق بھی حکم دیا کہ انہیں قتل نہ کیا جائے بلکہ یا تو انہیں بطور احسان چھوڑ دیا جائے اور یا واجبی فدیہ لے کر رہا کر دیا جائے۔ اور بہرحال جنگ کے اختتام کے بعد ان کی قید کو ہرگز لمبا نہ کیا جائے۔ اسی طرح دوران قید میں بھی جنگی قیدیوں کے ساتھ اسلام نے حسن سلوک کا اس تاکید کے ساتھ حکم دیا کہ خود غیر مسلم قیدیوں کی روایت ہے کہ مسلمان ہمیں اچھا کھانا دیتے تھے اور خود معمولی خوراک پر گزارہ کرتے تھے۔ ہمیں اونٹوں پر سوار کراتے تھے اور خود پیدل چلتے تھے۔ کیا کسی حربی دشمن کے ساتھ دنیا کی کسی قوم نے تاریخ کے کسی زمانہ میں اس سے بہتر سلوک کیا ہے۔

(چالیس جواہر پارے)

[1] وَلَا امْرَاَۃً کے الفاظ موطا امام مالک سے لئے گئے ہیں۔ منہ

تاریخ اسلام

دوسروں کی خاطر قربانی اور ایثار کا عدیم النظیر نمونہ!

ایک غزوہ میں حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل، حضرت حارثؓ بن ہشام اور حضرت سہیلؓ بن عمر زخمی ہوئے۔ تینوں جان کنی کی حالت میں تھے اور شدید پیاس محسوس کر رہے تھے۔ ایسی حالت میں ایک شخص حضرت عکرمہؓ کے لئے پانی لایا۔ ظاہر ہے کہ ایسے نازک وقت میں اس پانی کے چند قطرے ان کے لئے کتنی بڑی قیمتی چیز تھے۔ عام حالات میں بھی دوسرے کے لئے ایثار کرنا اور اپنے جذبات کو دوسرے کے لئے قربان کر دینا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن جب انسان کو آخری وقت نظر آ رہا ہو اور وہ جانتا ہو کہ اس وقت پانی کا ایک قطرہ میرے لئے آب حیات کا حکم رکھتا ہے۔ اس وقت اپنی حالت کو فراموش کر دینا اور اپنے بھائی کی ضرورت کا احساس کر کے اسے مقدم کرنا کس قدر مشکل کام ہے اس کا اندازہ ہر شخص بآسانی لگا سکتا ہے لیکن لاکھوں لاکھ درود اس مقدس وجود پر جس نے عرب کے وحشیوں میں جو ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے ایسا انقلاب پیدا کر دیا تھا کہ وہ اپنے بھائی کی ضرورت کو دیکھ اپنی حالت کو بالکل ہی بھول جاتے تھے۔ چنانچہ جب پانی حضرت عکرمہؓ کے پاس لایا گیا تو آپ نے دیکھا حضرت سہیلؓ حسرت بھری نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اور آپ کی اسلامی اخوت اور جذبۂ ایثار کے لئے یہ چیز ناقابل برداشت ہو گئی کہ خود پانی پی لیں درانحالیکہ آپ کا بھائی پیاسا پڑا ہو۔ چنانچہ فرمایا پہلے اُن کو پلاؤ۔ وہ شخص پانی لے کر حضرت سہیل کے پاس پہنچا مگر وہ بھی اسی چشمۂ روحانیت سے فیضیاب تھے جس کا ہر قطرہ نفسانیت کے لئے موت کا حکم رکھتا تھا۔ چنانچہ حضرت سہیلؓ کی نظر اس وقت حضرت حارثؓ پر پڑی اور آپ نے دیکھا کہ وہ بھی پانی کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے تک رہے ہیں اس خیال کا آنا تھا کہ آپ کے لئے اس پانی کو حلق سے اتارنا ناممکن ہو گیا۔ یہ کیونکر ممکن تھا کہ آپ اپنی جان کو اپنے بھائی کی جان سے زیادہ قیمتی سمجھ سکتے اور اسے پیاس کی حالت میں چھوڑ کر خود پانی پی لیتے۔ چنانچہ پانی لانے والے سے کہا کہ پہلے حضرت حارثؓ کو پلاؤ۔ وہ پانی لے کر اُن کے پاس پہنچا۔ لیکن اتنے میں وہ اپنے محبوب کو پیارے ہو چکے تھے۔ چنانچہ جب وہ واپس حضرت سہیلؓ کی طرف مڑے تو وہ بھی اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہو چکے تھے۔ چنانچہ جلدی میں تیزی سے وہ بھاگ کر حضرت عکرمہؓ کی طرف لپکے لیکن بے سود۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان تینوں میں سے کوئی بھی پانی نہ پی سکا اور سب نے تشنہ کامی میں جان عزیز جان آفرین کے سپرد کر دی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ (استیعاب تذکرہ حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل)

غور فرمائیے کہ ان تینوں کے درمیان کوئی دنیوی رشتہ نہ تھا۔ بلکہ اسلامی اخوت تھی جس نے دوسرے بھائی کو پیاس کی حالت میں دیکھ کر حلق سے پانی کے چند قطرات کا اترنا ناممکن کر دیا اور پھر سوچیئے کہ کیا یہ کیفیت کسی دنیوی تدبیر سے انسان کے اندر پیدا کی جا سکتی ہے ہرگز نہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ان ایثار کے مجسموں کی تقلید کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اسلام ہر وقت ایک قسم کی قربانی کا مطالبہ نہیں کرتا۔ بلکہ مختلف حالات میں مختلف قسم کی قربانیوں کا تقاضا کرتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو حضرت ابوبکرؓ ایک جنگ کے وقت اپنا سارا اور حضرت عمرؓ اپنا آدھا مال پیش نہ کرتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جنگیں ہوئی ہیں مگر حضرت ابوبکرؓ نے ہر جنگ کے موقعہ پر اپنا سارا مال اور حضرت عمرؓ نے اپنا آدھا مال نہیں دیا۔ صرف ایک جنگ کے موقعہ پر حضرت عمرؓ کو یہ خیال آیا کہ آج زیادہ قربانی کا موقع ہے۔ میں حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ جاؤں۔ اور اس خیال کے آنے پر وہ اپنا آدھا مال لے کر آ گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے اس سے پہلے کبھی اپنا آدھا مال بھی نہیں دیا تھا۔ ورنہ حضرت عمرؓ کو یہ کس طرح خیال آ سکتا تھا کہ میں اپنا آدھا مال دے کر حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ جاؤں گا۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ اس موقعہ کی نزاکت کو دیکھ کر اپنا سارا مال دینے کا فیصلہ کر چکے تھے چنانچہ جب وہ اپنا سارا مال لے کر گئے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو ان کے گھر کی حالت سے واقف تھے اسے دیکھتے ہی فرمانے لگے کہ ابوبکرؓ نے اپنے گھر میں کیا چھوڑا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ خدا اور اس کے رسول کا نام (ترمذی جلد دوم ابواب المناقب باب مناقب ابی بکرؓ) حضرت عمرؓ نے یہ بات سُنی تو انہوں نے سمجھ لیا کہ میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کو کبھی زیادہ قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے اور کبھی کم۔ لیکن بہرحال ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اخراجات کو ایک حد کے اندر رکھے تاکہ جب بھی قربانی کی آواز آئے وہ لبیک کہتے ہوئے اس کی طرف دوڑ پڑے اور اسراف کی عادت اس کی راہ میں حائل نہ ہو۔ (تفسیر کبیر)

(۳۲)

شذرات

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے "کمال مشابہت"

بعض لوگ جو علم دین کی حقیقت سے عاری ہیں یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام دے کر نعوذ باللہ آپ کی توہین کی ہے۔ اس تعلق میں یہ لوگ بروز اور ظل کے الفاظ پر بھی معترض ہیں اور ان کو غیر اسلامی خیال سمجھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے جیسا کہ ہم نے پہلے بھی واضح کیا ہے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو مجددین ہوئے ہیں وہ اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظل ہی ہوتے ہیں اور اس طرح وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت رکھتے تھے۔ ذیل میں "صراطِ مستقیم" سے ایک حوالہ نقل کیا جاتا ہے۔ یہ رسالہ حضرت شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ کی تالیف ہے اور اس میں جو معارف بیان کئے گئے ہیں ان کے متعلق شاہ صاحب کا اشارہ ہے کہ یہ باتیں دراصل سیدنا حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کے ملفوظات پر مشتمل ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں :-

"اگرچہ اس کتاب کی تالیف میں مناسب یہی تھا کہ جس طرح اس کتاب کے اکثر مضامین کی تحریر کرنے میں صرف جناب سید صاحب کے فرمائے ہوئے کلمات کے ترجمہ ہی پر اکتفا کیا گیا اسی طرح تمام کتاب کے مضامین میں یہی طریق اختیار کیا جاتا ہے لیکن چونکہ آپ کی ذات والاصفات ابتداء فطرت سے جناب رسالتمآب علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کی **کمال مشابہت** پر پیدا کی گئی تھی اس لئے آپ کی لوحِ فطرت علوم رسمیہ کے نقش اور تحریر و تقریر کے دانشمندوں کی راہ و روش سے خالی تھی پس ان گہرے مضامین اور اسرار غامضہ کا سمجھنا اور تمہید مقدمات اور تمثیلات کے وارد کرنے کے سوائے اور سلف متقدمین کی اصطلاح سے ان مضامین کے مطابق کئے بغیر، اہل زمان کے اذہان پر "جو کہ علوم رسمیہ کے عادی ہو گئے ہیں" محض آپ کی زبان برکت نشان سے صادر ہوئے ہوئے کلمات کی ترجمہ سے نہایت دشوار معلوم ہوتا تھا لہذا سامعین کے سمجھانے کی سہولت کے لئے بعض مقامات میں کسی قدر تقدیم و تاخیر اور بعض جگہ چند مقدمات کی تمہید اور تمثیلات کے وارد کرنے اور سلف کی اصطلاحات سے تطبیق دینے کی ضرورت پڑی۔"

(صراطِ مستقیم اردو ترجمہ صفحہ ۳)

خانقاہ احرار میں عرس

ہفت روزہ چٹان میں "ظفر علی خان اکادمی کا قیام" کے زیرِ عنوان ایک نوٹ شائع ہوا ہے جس میں ایک اجلاس کا بھی ذکر آ گیا ہے جو خانقاہ احرار کے سب سے بڑے مجاور مدیر چٹان نے اپنے خیالات مشترکہ اجلاس کے گوش گذار کئے۔ نوٹ میں اس اجلاس کی کارروائی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا گیا ہے کہ :-

"تمام احباب، جوش و اعتقاد کے ساتھ اس امر پر متفق ہو گئے کہ مولانا کی خدمات جلیلہ کو نئی پود کے ذہن نشین کرانے اور ظفر اللہ خان کے سوال کا جواب دینے کیلئے **ظفر علی خاں اکادمی** قائم کی جائے جس کے مقاصد میں دو اہم پہلو یہ ہوں۔

اولاً — مولانا کے افکار و سوانح اور خدماتِ وہمات کا تذکرہ و اشاعت،

ثانیاً میرزائیت کا شدید تعاقب ظفر علی خان اکادمی اس سلسلہ میں لٹریچر شائع کرے گی۔ چنانچہ اس سال کے آخر تک چھ کتابیں شائع کرنے کا اہتمام ہو چکا ہے۔"

(چٹان $\frac{6}{67}$ ۱۲ صفحہ ۲)

ہمارا خیال ہے ظفر علی خان اکادمی تو محض دکھاوے کے لئے ہے اصل میں یہ ادارہ اسلئے قائم کیا گیا ہے کہ احرار کی خانقاہ پر عرس منایا جایا کرے۔ اس لئے ہمارا مشورہ ہے کہ سب سے پہلے عرس کے افتتاح میں مولوی ظفر علی خان صاحب کی وہ نظم بطرز قوالی گا کر سنائی جائے جس کا عنوان ہے

"پنجاب کے احرار —— اسلام کے غدار"

دعاؤں کا قلعہ

"امام الزمان حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اہم فرمان جو مسلمانانِ عالم کی انفرادی و اجتماعی کامیابیوں کے لئے کلید کی حیثیت رکھتا ہے :-

"یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں لیکن جو دعاؤں سے لاپروا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اسکی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لمحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اسکی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی اسلئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اسکی حفاظت کا اصل ذریعہ ہی یہی دعا ہے یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۲-۱۹۳)

سیدنا المصلح الموعودؓ پر مکہ معظمہ میں ایک عظیم آسمانی انکشاف

حضرت سیدنا المصلح الموعودؓ ۱۹۱۲ء میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے تو حضور کو عالمِ کشف میں ایک عجیب نظارہ دکھایا گیا جس کا دنیائے اسلام کے شاندار مستقبل سے ایک نہایت گہرا تعلق معلوم ہوتا ہے۔ حضور نے اس نظارہ کی تفصیل ایک خط کے ذریعہ سے درج ذیل الفاظ میں بیان فرمائی تھی۔ فرمایا

"میں تو اس سارے سفر میں حالتِ اسلام کے لئے دعا کرتا رہا ہوں۔ کوئی دس دن کا عرصہ ہوا میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک جگہ ہوں اور میر صاحب اور والدہ ساتھ ہیں آسمان سے سخت گرج کی آواز آ رہی ہے اور ایسا شور ہے جیسے توپوں کے متواتر چلنے سے پیدا ہوتا ہے اور سخت تاریکی چھائی ہوئی ہے ہاں کچھ کچھ دیر کے بعد آسمان پر روشنی پیدا ہوتی ہے اتنے میں دہشتناک حالت کے بعد آسمان پر ایک روشنی پیدا ہوئی اور نہایت موٹے اور نورانی الفاظ میں آسمان پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا گیا ہے۔"

(الحکم ۷ رجنوری ۱۹۱۳ء صفحہ ۹)

ایک سنہری اصول

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "افضلیت شیخین" کے ایک قیمتی اقتباس کا اردو ترجمہ :-

"برادرم! ہر فرقے کی کتابیں سرِدست الگ رکھئے اور سب سے پہلے ہر مذہب کی بنیاد تلاش کیجئے۔ جب تجھے ہر فرقہ کی بنیاد کا پتہ چل جائے تو اس کو آیات قرآنی سے پرکھ لیا جائے۔ پھر جس مذہب کے دلائل زیادہ مضبوط ہوں اسی کو سچا جان کر اس کی کتابوں کو بھی پڑھئے اور ان پر عمل بھی شروع کر دیں اور جس مذہب کی بنیاد باطل اور غیر قرآنی ہو اس کو شیطان کے وسوسے سمجھ کر دریا برد کر دیں ان کے پیچھے نہ جائیں بلکہ ان کو لعین وساوس کو پارہ پارہ کر ڈالیں۔"

(صفحہ ۶ شائع کردہ مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور)

سلطان محمد تغلق اور فطرت کی آواز

سلطان محمد تغلق زبردست عالم، مستند ادیب، جادو بیان مقرر، اعلےٰ پایہ کا فلسفی، بلند خیال شاعر، خوشنویس اور غیر معمولی حافظہ کا مالک اور بہت متدیّن بادشاہ تھا۔ مولوی سید مناظر احسن صاحب گیلانی نے اپنی کتاب "ہندوستان میں مسلمانوں کا نظامِ تعلیم و تربیت" میں لکھا ہے کہ ایک بار سلطان نے ایک عالم عماد غوری کو بلایا اور ان کے سامنے اس خیال کا اظہار کیا کہ

"فیضِ خدا منقطع نیست چرا باید کہ فیض نبوت منقطع شود"

یعنی جب خدا کا فیض منقطع نہیں ہے تو فیض نبوت کیونکر بند ہو گیا!!

اس سے واضح ہے کہ انسانی فطرت اس رنگ میں انقطاع نبوت کو پسند نہیں کرتی جس طرح زمانے کے لوگ مانتے ہیں +

هر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے،

"المنبر" کی کذب بیانیوں کا جواب

مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ مقیم سیالکوٹ

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ سچے دل سے صوم وصلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج پر کاربند ہوں"۔ (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام)

تاریخ انبیاء علیہم السلام سے ظاہر ہے کہ ان کے مخالف ہمیشہ جھوٹ بولتے اور افترا سے کام لے کر وہ کچھ کہتے ہیں جو انہوں نے نہیں کہا ہوتا اور اس طرح لوگوں کو اشتعال دلاتے ہیں اور ایمان لانے والوں کی راہ میں اپنے کذب و بہتان سے روکیں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کا مقابلہ کرنے والے بھی اب دلائل سے تو عاجز آچکے ہیں۔ اس لئے وہ دجل و فریب جھوٹ و افترا سے فتح یاب ہونا چاہتے ہیں۔ لیکن خدا اس میدان میں بھی ان کو کبھی کامیاب نہ ہونے دے گا۔ وعدہ خداوندی ہے۔ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ یعنی مفتری ناکام و نامراد ہوتا ہے۔

"المنبر" کی کذب بیانیاں

"المنبر اپنی دس سالہ زندگی میں تیسری بار تین ماہ کے بعد پیدا ہوا۔ جس کو وہ اپنی نشاۃ ثالثہ قرار دیتا ہوا لکھتا ہے۔

"المنبر اپنی دس سالہ زندگی میں تیسری بار جبری تعطل (؟) کا شکار ہوا" (۳ جون ۱۹۶۷ء)

حالانکہ یہ صریح جھوٹ ہے کیونکہ وہ ۱۰ فروری کے پرچہ میں لکھ چکا ہے کہ

"المنبر ہر ہفتہ باقاعدہ حاضر ہوتا رہے گا اور حتی الامکان دو اشاعتیں اکٹھی نہیں ہوں گی۔ ہم اس فروگذاشت پر پریس برانچ سے بھی معذرت خواہ ہیں۔"

گویا المنبر کا باقاعدہ اور وقت پر شائع نہ ہونا وجہ بندش تھی جس کو انہوں نے "جبری تعطل قرار دیا۔ المنبر نے اپنی تیسری پیدائش میں جماعت احمدیہ کے متعلق جو افترا پردازی شروع کی ہے اس کا نمونہ ملاحظہ ہو۔

(۱) "قادیانی اب سے پہلے حج کو کیوں اہمیت نہیں دیتے رہے"۔

(۲) "آج تک حج کے بارہ میں ان کا رویہ کیا رہا ہے۔ اور اب جو ان کا رجحان حج کی جانب ہوا تو اس کی وجہ کیا ہے"۔

(۳) مرزا غلام احمد جو قادیانی جماعت کے امام مسیح اور نبی ہیں ان کا موقف حج کے بارہ میں یہ تھا۔ کہ جب تک کوئی شخص انہیں نبی نہ مان لے اور جب تک قادیانیت کی تبلیغ عام نہ ہو جائے اس وقت حج غیر ضروری ہے"۔

(۴) مرزا غلام احمد نے چاہا کہ اپنے قصبہ قادیان کو وہی حیثیت اور اہمیت دیں۔ جو اسلامیان عالم اور کتاب و سنت کے نزدیک مکہ مکرمہ کو ہے اور ......

اپنے مریدوں کو یقین دلایا کہ یہ (قادیان کی) مساجد حرم بیت اللہ کی حیثیت رکھتی ہیں"۔

(۵) "اس کا اثر ان کی امت پر یہ پڑا کہ قادیانیوں کی توجہ حج کی جانب نہ ہونے کے برابر رہی۔" (المنبر ۹ جون ۱۹۶۷ء صفحہ ۹)

نوٹ:۔ "المنبر" کی صداقت و دیانتداری بھی ملاحظہ ہو کہ اپنی بندش کے بعد جلد ۱۲ شمارہ نمبر ۱ کو ۲۶ مئی ۱۹۶۷ء مطابق ۲۲ صفر ۱۳۸۷ھ (جو سراسر غلط ہے ڈائری کو دیکھیں) ظاہر کیا تھا اور شمارہ نمبر ۲ صفحہ ۵ پر ۲ جون کا پرچہ لیکن صفحہ نمبر ۱ پر ۹ جون کا پرچہ ظاہر کیا ہے۔ حالانکہ ہفت روزہ ہونے کی وجہ سے ایک پرچہ درمیان میں بھی شائع ہونا چاہیئے تھا۔ مگر پریس برانچ اور خریداروں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے ایسی تاریخیں درج کر دی ہیں۔ کہ گویا ۲ اور ۹ جون کا پرچہ شائع ہو گیا ہے۔ اب اگر پریس برانچ والے پھر اس کو بند کرنے کی کوشش کریں تو "المنبر" پھر "جبری تعطل کا شکار" ہونے کا جھوٹا واویلا کرے گا۔ حالانکہ اصل وجہ خریداروں کی کمی اور آمدنی کی قلت معلوم ہو رہی ہے۔

"المنبر" کی مزید افترا پردازیاں ملاحظہ ہوں۔

(۶) "قادیان کے بارہ میں مرزا غلام احمد اور ان کے خلفاء کا نقطۂ نظر شروع سے اب تک یہ رہا ہے کہ جس طرح بن پڑے اسے حرم پاک کی حیثیت دی جائے اور قادیان کو مکہ مکرمہ ہی مان لیا جائے"۔

(۷) "ان کا مقصود اصلی تو قادیان کو مقدس بستی اور مکہ مکرمہ کے بالمقابل اپنی امت کا قبلہ و کعبہ بنانا تھا۔" (المنبر جلد ۱۲ شمارہ ۲ صفحہ ۱)

(۸) "مرزا غلام احمد اور ان کے فرزند مرزا محمود کی اولین کوشش یہی تھی کہ قادیان کو مکہ مکرمہ کے قائمقام مرکز کی حیثیت سے پیش کیا جائے"۔

(۹) "ربوہ ایسی بستی جس میں قادیانیوں کے ہزاروں کنبے آباد ہیں"۔

(۱۰) "جہاں بالعموم اصحاب ثروت قادیانی ہی رہائش رکھتے ہیں اور ان کی ہزاروں بلڈنگیں ذاتی مصارف سے تعمیر شدہ ان کے تموّل کی علامت ہیں" (شمارہ نمبر ۲ صفحہ ۱۱)

(۱۱) "قادیانی متنبی اور ان کے فرزند اس کوشش میں مصروف تھے کہ قادیان کو حرم کعبۃ اللہ کے بالمقابل مرجع خلائق بنائیں"۔

(۱۲) "مکہ مکرمہ میں حالیہ "قادیانی کانفرنس" اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے"۔ (صفحہ ۱۵)

یہ ایک ہی مضمون میں سے بطور نمونہ پوری ایک سادرجن "المنبر" کی کذب بیانیاں نقل کی گئی ہیں۔ مگر کیا نمبر ۹۔ ۱۰ کے مطابق مدیر المنبر ربوہ میں "ہزاروں بلڈنگیں اور ہزاروں کنبے" ثابت کر کے اپنے منہ پر سے سیاہی کو دھونے کی کوشش کرے گا۔

"المنبر" کے بقیہ دس افتراؤں کا جواب

مکہ مکرمہ کے بالمقابل قادیان کو ظاہر کرنا المنبر کا اتنا بڑا افترا ہے کہ جس پر ہم ہی لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ نہیں کہتے بلکہ جس شخص نے بھی جماعت احمدیہ کا لٹریچر مطالعہ کیا ہے وہ المنبر کو لعن وطعن سے ہی یاد کرے گا۔ کیونکہ

اوّل۔ جماعت احمدیہ کے اصحاب استطاعت اصحاب شروع قیام سلسلہ سے ہی متواتر ہر سال حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہوتے رہتے ہیں۔ مثلاً:۔

(۱) بانیٔ جماعت احمدیہ میں چونکہ حج کعبہ کے لئے خود تشریف لے جانے کی شرائط متحقق نہ تھیں۔ اس لئے شریعت کے مطابق آپ کا "حج بدل" حضرت حافظ حاجی احمد اللہ صاحب کے ذریعہ کرایا گیا۔

(۲) حضرت علامہ حافظ حاجی مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ اوّل نے متعدد حج کئے۔ اور کافی عرصہ تک مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے۔ (ملاحظہ ہو مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین صفحہ ۹۰ تا صفحہ ۱۱۴)

(۳) حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے بڑے فرزند حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی نے ۱۹۱۲ء میں حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا۔

(۴) خود المنبر کے ایڈیٹر نے اپنے مضمون میں یہ تسلیم کیا ہے کہ ربوہ میں "مقیم حجاج کی تعداد ہے ۲۲ (جن میں مرزا محمود اور خانوادہ متنبی قادیان کے دوسرے افراد بھی شامل تھے۔ اور جن میں دو حضرات نے حج بدل کیا تھا)"

(المنبر شمارہ نمبر ۲ صفحہ ۱۱ کالم نمبر ۲)

۵۔ غرضیکہ ہر سال احمدی خانہ کعبہ کا ہی حج کرتے ہیں۔ کراچی۔ سندھ۔ کوئٹہ۔ بلوچستان۔ سرحد اور ہر دو صوبہ ہائے پاکستان اور ہندوستان اور دیگر ممالک کے بے شمار احمدی حج بیت اللہ سے مشرف ہوتے رہتے ہیں۔ اور چونکہ احمدی حجاج ریاء اور نمائش سے بچتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ حاجی لکھنے کے عادی نہیں۔ اس لئے المنبر نے مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے اور یہ ظاہر کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے کل حاجی صرف ۲۲ ہیں جو ربوہ میں ہی مقیم ہیں۔ حالانکہ صرف میرے ہی شہر سیالکوٹ میں ایک درجن سے زائد حاجی اب بھی زندہ موجود ہیں۔ اور

مدیر "المنبر" کی چھاتی پر مونگ دلنے والے کئی حاجی اُس کے پڑوس میں شہر لائلپور کے اندر بھی موجود ہیں۔

دوم:۔ حضرت بانی سلسلہ جماعت احمدیہ علیہ السلام کی بنیادی تعلیم اور ہدایت یہ ہے کہ:۔

(۱) جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ سچے دل سے صوم و صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج پر کاربند ہوں۔ (ایام الصلح صفحہ ۸۷)

(۲) ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۵)

(۳) جب آریوں نے اسلامی عبادات "حج کعبہ" اور "حجر اسود" کو بوسہ دینے پر اعتراض کئے تو بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام نے ان کے جواب دے کر اس اسلامی عبادات کی حکمت تحریر فرمائی (چشمہ معرفت صفحہ ۹۱-۹۲)

سوئم:۔ ہم احمدی قادیان کو خدا کے مرسل امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کا مولد و مسکن اور مدفن ہونے کی وجہ سے لائق عزت اور قابلِ احترام جانتے ہیں۔ جیسا کہ بعض مسلمان بغداد، سرہند، کربلا اور اجمیر وغیرہ کی عزت کرتے ہیں۔ مگر ہم قادیان کو "مقام حج" یا "قبلہ و کعبہ" ہرگز نہیں جانتے اور نہ ہم بعض مسلمانوں کی طرح یہ کہتے ہیں کہ:؎

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

رہے منہ آپ کی جانب تو لُبّہ ظاہری کیا ہے
ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی

تمہاری تربتِ انور کو دے کر طور سے تشبیہہ
کہوں ہوں بار بار اَرِنی مری دیکھی بھی نادانی

(مرثیہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی از مولانا محمود حسن صاحب بانیٔ مدرسہ دیوبند)

چہارم:۔ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ خطبہ جمعہ ۳۰ اگست ۱۹۳۵ء میں "المنبر" جیسے مفتریان کو مباہلہ کا چیلنج دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

(۱) "خدا شاہد ہے خانہ کعبہ ہمیں قادیان سے بدرجہا زیادہ محبوب ہے ہم اللہ تعالیٰ سے اُس کی پناہ چاہتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ خدا وہ دن نہیں لاسکتا۔ لیکن اگر خدانخواستہ کبھی وہ دن آئے کہ خانہ کعبہ بھی خطرہ میں ہو اور قادیان بھی خطرہ میں ہو اور قادیان بھی خطرہ میں ہو اور دونوں میں سے ایک کو بچایا جاسکتا ہو تو ہم ایک منٹ بھی اس مسئلہ پر غور نہیں کریں گے کہ کس کو بچایا جائے بلکہ بغیر سوچے کہہ دیں گے کہ خانہ کعبہ کو بچایا ہمارا اولین فرض ہے" (حضرت امام جماعت احمدیہ کا احرار کو مباہلہ کا چیلنج صفحہ ۱۸)

(۲) "مکہ وہ مقدس مقام ہے جس میں وہ گھر ہے۔ جسے خدا نے اپنا گھر قرار دیا اور مدینہ وہ بابرکت مقام ہے۔ جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری گھر بنا جس کی گلیوں میں آپ چلے پھرے اور جس کی مسجد میں اس مقدس نبی نے جو سب نبیوں سے کامل نبی تھا اور سب نبیوں سے زیادہ خدا کا محبوب تھا نمازیں پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں اور قادیان وہ مقدس مقام ہے جس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات مقدسہ کا خدا تعالیٰ نے دوبارہ حضرت مرزا صاحب کی صورت میں نزول کیا۔ یہ مقدس ہے باقی سب دنیا سے مگر تابع ہے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے"۔ (ایضاً صفحہ ۱۹)

(۳) "ہم ان مقامات کو مقدس ترین مقامات سمجھتے ہیں۔ ہم ان مقامات کو خدا تعالیٰ کے جلال کے ظہور کی جگہ سمجھتے ہیں اور ہم اپنی عزیز ترین چیزوں کو ان کی حفاظت کے لئے قربان کرنا سعادتِ دارین سمجھتے ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ جو شخص ترچھی نگاہ سے مکہ کی طرف ایک دفعہ بھی دیکھے گا خدا اس شخص کو اندھا کر دیگا اور اگر خدا تعالیٰ نے کبھی یہ کام انسانوں سے لیا تو جو ہاتھ اس بدبین آنکھ کو پھوڑنے کے لئے آگے بڑھیں گے۔ اُن میں ہمارا ہاتھ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب سے آگے ہوگا" (احرار کو مباہلہ کا چیلنج صفحہ ۲۳)

(۴) "پس خانہ کعبہ، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے متعلق جو ہمارے جذبات ہیں ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ دوسروں کی نسبت بہت زیادہ سخت ہیں اور اگر اس میں کسی کو شبہ ہو تو . . . . . . اس قسم کا اعتراض کرنے والے آئیں اور ہم سے مباہلہ کر لیں۔ ہم کہیں گے کہ اے خدا مکہ مدینہ کی عظمت ہمارے دلوں میں قادیان سے بھی زیادہ ہے۔ ہم ان مقامات کو مقدس سمجھتے اور ان کی حفاظت کے لئے اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اے خدا اگر ہم دل سے یہ نہ کہتے ہوں بلکہ جھوٹ اور منافقت سے کام لیکر کہتے ہوں اور ہمارا اصل عقیدہ یہ ہو کہ مکہ اور مدینہ کی کوئی عزت یا قادیان سے کم ہے تو تو ہم پر اور ہمارے بیوی بچوں پر عذاب نازل کر اس کے مقابلہ میں احرار اٹھیں اور یہ قسم کھا کر کہیں کہ ہمیں یقین ہے کہ احمدی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے دشمن ہیں اور ان مقامات کا گرنا اور ان کی اینٹ سے اینٹ بجائی جانا احمدیوں کو پسند ہے۔ پس اے خدا اگر ہمارا یہ یقین غلط ہے اور احمدی مکہ و مدینہ کی عزت کرنے والے ہیں تو تو ہم پر اور ہمارے بیوی بچوں پر عذاب نازل کر۔ وہ اس طریق فیصلہ کی طرف آئیں اور دیکھیں کہ خدا اس معاملہ میں اپنی قدرت کا کیا ہاتھ دکھاتا ہے"۔

(ایضاً صفحہ ۳۱-۳۲)

کیا "المنبر" ایسا مباہلہ کرنے اور کرانے کے لئے تیار ہے؟ نیز ہم "المنبر" کے افتراء کے جواب میں کہتے ہیں کہ انہیں اس قسم کے جھوٹوں سے کوئی فائدہ نہیں۔ ایک خدا ہے جو آسمان پر موجود ہے اور جو جھوٹوں پر اپنی لعنت ڈالکر انہیں تباہ و برباد کیا کرتا ہے اگر وہ اپنے اس جھوٹے اور ناپاک پراپیگنڈہ سے باز نہیں آئیں گے اور اگر وہ الزام تراشی اور کذب بیانی کر نہیں چھوڑینگے تو خدا انہیں ذلیل اور رسوا کرے گا۔ اور انہیں اپنی لعنت کا نشانہ بنائے گا۔ وہ ہماری طرف جو بھی جھوٹ منسوب کرتے ہیں اور کرینگے خدا اس جھوٹ کو اُن کے سروں پر ڈالے گا۔ انشاء اللہ

(سید احمد علی مولوی فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مسجد احمدیہ کبوتراں والی سیالکوٹ شہر)

عالم عیسائیت ۱

مسیح علیہ السلام کے حواری تثلیث کے قائل نہ تھے

مغرب میں مسیحی کلیسیا جو اس صدی کے اوائل تک ساری دنیا کو مسیحیت کا حلقہ بگوش بنانے کے خواب دیکھ رہا تھا اور جس نے اس قسم کے بلند بانگ دعاوی سے آسمان سر پر اٹھا رکھا تھا۔ آج کل ایک جنجال اور عجیب و غریب خلجان میں مبتلا ہے وہ جنجال یا خلجان جو اس کے لئے بلائے جان ثابت ہو رہا ہے یہ ہے کہ مسیحیت کی بنیادی "صداقتوں" پر عوام میں اعتقاد اور ایمان کس طرح بحال کیا جائے۔ بات یہ ہے کہ فی زمانہ ان نام نہاد بنیادی صداقتوں کی بنیاد اتنی کھوکھلی ثابت ہو چکی ہے کہ مغربی ممالک کے عوام عیسائی کہلانے کے باوجود مروجہ عیسائی عقائد کے دل سے قائل نہیں رہے۔ وہ اب محض رسماً اور اسماً عیسائی ہیں ورنہ مروجہ عیسائیت سے ـــــــ جس کی بنیاد تثلیث، الوہیت مسیح، صلیبی موت، کفارہ، مسیح کے دوبارہ جی اٹھنے، اور آسمان پر اپنے باپ خدا کے داہنے ہاتھ پر جا بیٹھنے پر ـــــــ انہیں دُور کا بھی تعلق یا واسطہ نہیں ہے۔

مروجہ عیسائی عقائد سے مغربی عوام کی عام بیزاری کی وجہ یہ ہے کہ موجودہ سائنسی دور کا انسان کسی اپنے جیسے انسان کو خدا ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ مشہور امریکی رسالہ "ٹائم ویکلی" نے اپنے ایک مضمون میں مسیحی کلیسیا کے موجودہ خلجان کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مروجہ عقائد مسیح کی اصل تعلیم سے بالکل مختلف ہیں۔ اس نے لکھا ہے کہ مسیحیت جب فلسطین سے نکل کر بحیرہ روم کے خطہ میں داخل ہوئی تو یہاں یونانی افکار و نظریات اور علم الاصنام کے زیر اثر اصل مسیحی عقائد نے مسلسل ترمیم و تنسیخ اور نت نئے اضافوں کے بعد موجودہ شکل اختیار کی۔ چنانچہ علی الخصوص عقیدہ تثلیث کا ذکر کرتے ہوئے وہ رقمطراز ہے:۔

"عیسائیت پر کامل ایمان اور اس کے کامل استرداد کے درمیان وہ ذہنی خلجان حائل ہے جس میں دنیائے عیسائیت (یعنی کلیسیا) آج کل مبتلا ہے۔ وہ خلجان یہ ہے کہ خدا کے پیغام کو عقائد کی شکل میں بیسویں صدی کے انسان کے سامنے کن توجیہات کیسا تھ پیش کیا جائے۔ مسیحی عقائد کی تاریخ میں جن چیزوں کو دوام حاصل رہا ہے وہ ہیں مسلسل تبدیلی، اضافہ در اضافہ اور نت نئے انکشافات (یعنی یہ مسلسل بدلتے اور نئی سے نئی شکلیں اختیار کرتے چلے آرہے ہیں۔ ناقل) مسیح کے حواریوں اور دوسرے ابتدائی داعیوں نے عقائد کے بارہ میں جو بیان کیا اور جو ابتداءً مسیح کی تعلیم کے طور پر زبانی روایات کی شکل میں بعد میں آنے والے مسیحیوں تک پہنچا وہ کامل درجہ سادہ اور عام فہم کی حیثیت رکھتا تھا۔ یہ صحیح ہے کہ پولوس نے کرنتھیوں کے نام اپنے دوسرے خط میں لکھا تھا کہ "خدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ دنیا کا کامل ملاپ کیا۔ (باب ۵ آیت ۱۹)" لیکن پولوس خود اتنا ہی یونانی تھا جتنا کہ یہودی وہ مسیح کے متعلق تعلیم دینے میں یروشلم کے سادہ لوح ماہی گیروں (یعنی مسیح کے ابتدائی حواریوں) کی نسبت مختلف اور زیادہ زوردار زبان استعمال کرنے کا عادی تھا۔ عیسائیت جتنی زیادہ فلسطینی ماحول سے دُور ہو کر بحیرہ روم کے علاقہ میں پھیلتی چلی گئی اتنا ہی زیادہ اس نے اپنی بنیادی

معرا قنوموں کو دوسروں تک پہنچاتے میں غیر عبرانی زبانوں پر انحصار کرنا شروع کر دیا۔

کسی بھی مسیحی نظریہ کو متعین کرنے میں اتنی دماغ سوزی اور سر کھپائی نہیں جتنی کر کلیسیا کو ایک بنیادی عقیدہ کے بارہ میں کرنی پڑی۔ اسکے باوجود وہ دنیا کے لئے ایک ناقابل فہم اچنبہ ہی رہا اور وہ ہے تثلیث کا عقیدہ جس کی رو سے ایک خدا میں تین اقنوم تسلیم کرنا پڑتے ہیں **تثلیث کا لفظ اناجیل میں نہیں ہے** گو پولوس کی ایک عبارت میں اس کا تصور موجود ہے وہ عبارت یہ ہے ——

"خداوند یسوع مسیح کا فضل، خدا کی محبت اور روح القدس کی رفاقت تم سب کے ساتھ ہو۔ (۲۔ کرنتھیوں باب ۱۳ آیت ۱۴) تیسری صدی عیسوی میں ٹرٹولین (TURTULLIAN) غالباً پہلا شخص تھا جس نے تثلیث (TRINITAS) کی **اصطلاح وضع کر کے اس کی مدد سے اس تصور کی کہ خدا کائنات کا مالک مسیح کا باپ اور کلیسیا کی زندگی کا سرچشمہ ہے۔ مذہبی تعریف متعین کی۔"**

(ہفت روزہ "ٹائم" ۱۱ دسمبر ۱۹۶۴ء)

اس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ مسیح علیہ السلام اور ان کے اصل حواری ہرگز بھی تثلیث کے قائل نہ تھے۔ ٹرٹولین نے تیسری صدی عیسوی میں پہلی مرتبہ تثلیث کی اصطلاح وضع کر کے تین خداؤں یعنی باپ بیٹا اور روح القدس کا تصور پیش کیا اور ایک تین اور تین ایک کا گورکھ دھندا بنایا —— موجودہ سائنسی دور کے انسان کے لئے یہ گورکھ دھندا ہرگز قابل قبول ہے؟

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان علمی تحقیق

عربی زبان ام الالسنہ ہے

۱۸۹۵ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر یہ اعلان فرمایا کہ :۔

"عربی زبان ام الالسنہ ہے"

یعنی دنیا کے موجودہ دور کی ساری زبانیں عربی زبان سے نکلی ہیں۔ بعد میں آہستہ آہستہ ان کی شکل وصورت بدلتی چلی گئی۔ ورنہ دراصل بنیادی زبان عربی ہی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی آخری اور مکمل شریعت بھی قرآن کریم کی صورت میں عربی زبان میں ہی نازل فرمائی تاکہ دنیا پر واضح ہو جائے کہ یہ شریعت تمام اقوام عالم کیلئے ہے یہ عظیم الشان تحقیق آپ نے اپنی تصنیف منن الرحمٰن میں کس قدر تفصیل کے ساتھ بیان فرمائی۔ اس کتاب میں حضور نے عربی زبان کو تمام زبانوں کی ماں ثابت کرنے کے لئے تین بنیادی امور بیان فرمائے جو یہ ہیں۔

(۱) مختلف زبانوں کا اشتراک ثابت فرمایا تاکہ یہ ظاہر ہو کہ وہ زبانیں ایک مشترک ماخذ سے نکلی ہیں۔

(۲) یہ ثابت کیا کہ وہ مشترک ماخذ جس سے زبانیں نکلی ہیں عربی زبان ہے

(۳) آپ نے ثابت کیا کہ عربی زبان الہامی زبان ہے۔ یعنی اس کا آغاز بذریعہ الہام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔

عربی زبان کو تمام موجودہ زبانوں کا مشترک ماخذ ثابت کرنے کے لئے حضور علیہ السلام نے جو دلائل دئے ان کا خلاصہ یہ ہے۔

(ا) عربی کے مفردات کا نظام کامل ہے

(ب) عربی کی تراکیب میں الفاظ کم ہیں مگر معنی غیر معمولی وسعت رکھتے ہیں۔

(ج) اس کے بنیادی اسماء غیر معمولی طور پر غیر معمولی طور پر بڑی حکمتوں پر مشتمل ہیں۔

(د) عربی میں انسانی خیالات و احساسات کے باریک در باریک پہلوؤں کو بھی پوری جامعیت کے ساتھ بیان کیا جا سکتا ہے

(ہ) عربی کے مواد الفاظ کا تسلسل بھی اپنے اندر ایک مستقل اور پر حکمت نظام رکھتا ہے جس کا کوئی دوسری زبان مقابلہ نہیں کر سکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تحقیق بظاہر ایک علمی رنگ رکھتی ہے۔ لیکن دراصل یہ بھی اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی جدوجہد کا ایک حصہ تھی۔ جس کے لئے آپ مامور کئے گئے تھے کیونکہ عربی زبان کو ام الالسنہ ثابت کر کے آپ نے قرآن پاک کی فضیلت اور اسلام کی حقانیت و کاملیت اور اس کا عالمگیر ہونا ثابت کیا اور اسطرح مذہبی میدان کے علاوہ علمی لحاظ سے بھی اسلام کی فضیلت دنیا پر ظاہر فرمائی

چندہ جلسہ سالانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء کے موقعہ پر فرمایا :۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چندہ جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ کے حکم سے یہ سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں۔ مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنا رہے گا"

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس سال عہدیداران کو ابھی سے پوری پوری کوشش شروع کر دینی چاہیئے کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے کہ اس کار خیر میں پورا حصہ لے کر اپنے ایمان تازہ کرنے کی سعادت سے محروم رہ جائے۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ ضلع جھنگ)

چندہ جات لازمی کی بروقت وصولی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا

ارشاد گرامی

پس یہ جو ہمارے چندے ہیں بعض کو ہر ماہ اور بعض کو ہر چھ ماہ بعد ادا کرنے ضروری ہیں اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو خدا تعالےٰ اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر قربانیوں کے نتیجہ میں جو برکتیں اور رحمتیں ہمارے لئے مقدر ہیں وہ انہیں نہیں ملیں گی اور ان میں بدحالی کمزوری پیدا ہو جائے گی۔

پس عہدیداران کو چاہئے

چندے اپنے وقت پر وصول کریں تا سال کے آخر میں نہ انہیں کوفت ہو نہ ہمیں پریشانی لاحق ہو۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء)

(ناظر بیت المال)

ادائیگی زکوٰۃ اور امرائے ضلع

مجلس شوریٰ ۱۹۶۶ء کی شوریٰ کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ صاحب نصاب احباب کو امرائے جماعت کے ذریعہ ترغیب و تحریص دلائی جائے کہ وہ فریضہ زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ اس میں شک نہیں کہ جماعت کے بہت سے صاحب نصاب احباب فکر اور توجہ سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں لیکن بعض احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے وہ شاید اس مسئلہ کی لاعلمی کی وجہ سے یا عدم توجہ کی وجہ سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے حالانکہ ادائیگی زکوٰۃ ارکان اسلام میں ایک اہم رکن ہے۔ قرآن پاک میں اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ کا حکم بار بار دیا گیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی ادائیگی کی بہت تاکید فرمائی ہے

پس امراء ضلع وعہدیداران مال کی خدمت میں درخواست ہے ایسے احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ انہیں اسکی فرضیت اور ادائیگی کی طرف مؤثر طور پر توجہ دلائیں

(ناظر بیت المال ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

"جماعت ہائے احمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۲ جون ۶۹ء کو اپنے اپنے ہاں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے کریں اور رپورٹیں نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوائیں"

(ناظر اصلاح وارشاد)

وقفِ جدید سال دہم کے وعدوں کے متعلق ضروری اعلان

آسمان پر نصرتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

بعض جماعتوں کی طرف سے وقفِ جدید سال دہم کے وعدے اب تک موصول نہیں ہوئے۔ چونکہ بجٹ میں امسال کافی اضافہ ہو چکا ہے اس لئے یہ امر نہایت ہی ضروری ہے کہ امراء کرام صدر صاحبان اور نمائندگان مجلس مشاورت وقفِ جدید کے متعلق حضور کے ارشادات بار بار احباب جماعت کو سنائیں اور جلد از جلد وعدہ جات میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کر کے دفتر وعدوں کو ارسال فرمادیں نیز وصولی چندہ کا بھی تسلی بخش انتظام فرمادیں۔ اور کم از کم یکصد روپے سالانہ ادا کرنے کی تحریک کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں۔

فَجَزَاكُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاء

(ناظم مال وقفِ جدید)

مربیان سلسلہ کیلئے اعلان

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ انشاء اللہ موسمی تعطیلات کے بعد ماہ ستمبر میں شروع ہوگا۔ آپ اپنے حلقہ میں نوجوانوں کو تلقین فرمائیں کہ وہ اپنی زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کریں۔

جامعہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا شرط ہے۔ لیکن ایف۔ اے بی۔ اے۔ ایم اے نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ

ماہ جولائی میں نظارت اصلاح وارشاد کے زیر انتظام تعلیم القرآن کلاس منعقد ہو رہی ہے جس کا نصاب بھی الفضل میں شائع کیا جا چکا ہے۔ اس وقت تک بہت کم طالبات کی طرف سے اطلاع آئی ہے تمام لجنات کوشش کریں کہ اس میں زیادہ سے زیادہ طالبات کو بھجوائیں۔ آنیوالی طالبات کی لیاقت کم از کم میٹرک ضرور ہو۔ اس سے کم پڑھی ہوئی اگر اچھی عمر کی ہو اور اردو میں نوٹ لے سکتی ہو تو وہ بھی آسکتی ہے نصاب کے مطابق کتب ساتھ لائیں۔ اگر کتب ان کے پاس نہ ہوں اور وہ یہاں سے لینا چاہیں تو ابھی سے اطلاع دیں کہ کون کونسی کتاب ان کو چاہیئے۔ ان کے لئے کتب منگوا کر رکھ لی جائیں گی۔ قیام وطعام کا انتظام لجنہ کے ذمہ ہوگا۔ لیکن آنے سے قبل اپنے نام کو الف سے اطلاع دے کر مرکزی لجنہ سے اجازت حاصل کرنی ضروری ہے۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی چوہدری عزیز احمد صاحب کویت میں ملازم ہیں۔ اُن کی بخیریت واپسی کے لئے دعا کی درخواست ہے (امۃ الباسط بنت چوہدری بشیر احمد صاحب محلہ دارالصفہ یعقوب سیالکوٹ شہر)

۲۔ میرے والدین عرصہ سے بیمار ہیں اور چند گھریلو پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ (طاہر محمود رفیق سیالکوٹ کینٹ)

۳۔ میں ایم اے فائنل ایم اسلامیات کا امتحان دے رہا ہوں۔ سال گذشتہ اللہ تعالےٰ نے سیکنڈ پوزیشن عطا فرمائی تھی اور سلور میڈل کا مستحق قرار پایا تھا۔ (میاں اقبال احمد راجن پوری متعلم ایم۔ اے فائنل ایم شعبہ معارف اسلامیہ کراچی یونیورسٹی)

۴۔ میرے والد محترم چوہدری گیلانی خان صاحب جڑانوالہ شہر کافی عرصہ سے بعارضہ رعشہ بیمار چلے آرہے ہیں (چوہدری بشیر احمد نصرت کشن شاپ جڑانوالہ)

۵۔ چوہدری نورالدین کی اہلیہ کافی دنوں سے بیمار ہے چوہدری شاہ دین صاحب گوٹھ چوہدری شاہدین صاحب بھی کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ چوہدری محمد دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوٹھ شاہدین کی اہلیہ کو کچھ دنوں سے بخار آرہا ہے۔ نیز میری اس سنٹر گوٹھ شاہ دین کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد شریف کھوکھر معلم وقفِ جدید گوٹھ شاہ دین ضلع نوابشاہ)

۶۔ ہماری جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید مکرم نور احمد صاحب انصاری کی بھینس چوری ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اُن کے نقصان کی تلافی فرمائے اور ان کی مسروقہ بھینس مل جائے (قاضی نذر محمد سیکرٹری مال ــــــ چک چھچھ ضلع گوجرانوالہ)

۷۔ میرے بہنوئی جناب عبدالحمید صاحب غازی مقیم لندن نے امسال بیرسٹری کا فائنل کا امتحان دیا ہے (منیر احمد دارالصدر شرقی ربوہ)

۸۔ میرا بھائی منیر احمد ناصر عرصہ ڈیڑھ ماہ سے لاپتہ ہے اگر وہ کسی کو ملے یا وہ خود پڑھے تو وہ واپس گھر آجائے۔ اباجان بڑے سخت پریشان ہیں (منیر احمد ظفر ابن حافظ محمد عمر) خاکسار کو ایک بہت بڑی آزمائش کا سامنا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے (محمد شوکت بٹ احمد نگر ضلع جھنگ)

۹۔ میری بیٹی انیسہ بٹ متعلمہ ایم اے فائنل بعارضہ ٹائیفائیڈ کئی روز سے بیمار ہے امتحان بھی اس ماہ کے آخر میں ہونے والا ہے۔

اہلیہ خواجہ محمد امین صاحب آف سمبڑیال دارالرحمت شرقی ربوہ

۱۰۔ میری اہلیہ مبارکہ بیگم صاحبہ چھ ماہ سے زائد عرصہ ہوا کہ علیل ہوئیں انسانی کوشش کا جہاں تک تعلق ہے ہر قسم کا علاج کیا۔ مگر افاقہ نہیں ہو رہا۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے صحیح رہنمائی کرے اور صحیح مرض کی تشخیص ہو کر صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

(شیخ محمد بشیر آزاد ابادوی مرید کے)

احباب جماعت ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

زعماء کرام انصار اللہ کی خدمت میں بذریعہ سرکلر لیٹر اور اعلانات درخواست کی گئی تھی کہ وہ حضرت امیر المومنین کے اس منشاء مبارک کو پورا کرنے کے لئے کہ "ہر احمدی گھرانہ انصار اللہ جیسے بلند پایہ تربیتی رسالہ کا خریدار بن جائے" مطلع فرمائیں کہ ان کی مجلس میں کل کس قدر احمدی گھرانے ہیں اور پھر ان میں سے سردست کس قدر ماہنامہ کے خریدار ہیں؟ مگر ابھی تک بعض عہدیداران کی طرف سے ان معلومات کا انتظار ہے لہٰذا ایسے احباب کی توجہ حضرت المصلح الموعودؓ کے اس ارشاد کی طرف مبذول کرانا مناسب سمجھتا ہوں" جب تم ایک ذمہ داری کا کام (یعنی آپ نے بحیثیت زعیم خدمت بجا لانا قبول کیا ہے۔ ناقل) تو تمہارا فرض ہے کہ اس کام کو پوری تندہی اور خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دو" (الفضل ۲۷ دسمبر ۳۹ء)

وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

احباب محتاط رہیں

حافظ خان محمد صاحب آف میانوالی کے متعلق مختلف جماعتوں سے بعض شکایات موصول ہوئی ہیں احباب اُن سے محتاط رہیں۔ تا کسی جماعت کو غلط فہمی میں پریشانی نہ اٹھانی پڑے۔

(ناظر امور عامہ)

وصیت

نوٹ:- مندرجہ ذیل وصیت مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہے تاکہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) اس وصیت کو جو نمبر دیا جارہا ہے وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہے بلکہ یہ مسل نمبر ہے۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیا جائے گا۔ (۳) وصیت کنندہ سیکرٹری صاحب مال اور سیکرٹری صاحب وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۷۶۲:- میں عالم بی بی بنت چوہدری برکت علی صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت دسمبر ۱۹۴۲ء ساکن چک ۱۱۷ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ مئی ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد والد مرحوم کے ترکہ سے چودہ ایکڑ اراضی نہری واقع چک ۱۱۷ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور کھاتہ مشترکہ والدہ۔ برادران و خواہران پر مشتمل ہے جس میں میرا حصہ ۸/۱ ہے۔ یہ اراضی سیم زدہ ہے۔ اور اس کی موجودہ اوسط قیمت ڈیڑھ ہزار روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے ۸/۱ حصہ کی مبلغ تین ہزار یک صد اٹھارہ روپے بنتی ہے۔ اس کے علاوہ زیور ایک تولہ کانٹے طلائی۔ پون تولہ رنگ طلائی اور دو عدد انگوٹھیاں طلائی نصف تولہ کل سوا دو تولے بحساب ۱۲۰/- روپے فی تولہ کے دو صد ستر روپیہ کا ہے حق مہر بذمہ خاوند کی وصولی کی امید نہیں ہے۔ کیونکہ وہ غیر احمدی ہیں اور میرے ساتھ تعلقات کشیدہ ہیں مذکورہ بالا جائداد کی کل قیمت جس میں میرا حصہ اراضی اور زیور شامل ہے مبلغ تین ہزار تین صد اٹھاسی روپیہ بنتی ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا کوئی اور ترکہ ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا ذریعہ آمد کوئی نہیں۔ اگر کسی وقت آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

شرط اول -/۵ روپے)

الامۃ:- عالم بی بی بقلم خود بنت برکت علی مرحوم ساکن چک ۱۱۷ گ ب۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل جڑانوالہ

گواہ شد:- نعمت علی بقلم خود ایس ڈی او دفتر انہار میانوالی۔

گواہ شد:- خاکسار بشیر احمد ولد چوہدری برکت علی ۸/۱۲ دار الصدر شرقی۔ ربوہ۔

عمارتی لکڑی!

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار کیل پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت منداحباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں،

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور

ربوہ کے چار مشہور تحفے

لاثانی نور کاجل!

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے

قیمت دس آنہ۔ سوا روپیہ

سُرمہ خورشید!!

آنکھوں کے لئے نہایت مفید اور عجوبہ روزگار سُرمہ۔

قیمت ۷۵ پیسے۔

نور منجن

دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کے لئے بہترین منجن

قیمت ایک روپیہ

اکسیر معدہ

بدہضمی، اپھارہ، پیٹ درد و نفخ وغیرہ کیلئے مفید اور لذیذ پھکی

قیمت دس آنہ۔ سوا روپیہ۔ اڑھائی روپیہ۔

ملنے کا پتہ: خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

ڈان ریڈیو سروس

محلہ دارالبرکات ربوہ

ہمارے ہاں

- نقد یا آسان قسطوں پر مناسب دام ہوں بہترین نیو ریڈیو بنائے جاتے ہیں نیز باڈیاں بھی مہیا کی جاتی ہیں۔
- ایک بینڈ ٹرانسسٹر یا الیکٹرک ریڈیو کو حیرت انگیز طریق پر تین بینڈ کا بڑا بنایا جاتا ہے
- ہر قسم کے ریڈیو کی بہترین اور دیرپا مرمت گارنٹی سے کی جاتی ہے۔
- ریڈیو خریدتے اور فروخت کرتے وقت ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں
- ریڈیو بنانے کے شائق حضرات اور طلباء کو اپنے ہاتھوں ریڈیو بنانے میں پوری مدد دی جاتی ہے

دکان پر ملنے کے اوقات روزانہ ۱۲ تا ۱ شام (جمعہ کو ۶ بجے صبح تا ۱/۲ ۱۱ اور ۱/۲ ۲ تا شام)

پروپرائٹر: الطاف احمد ڈپلوما یافتہ ریڈیو سپیشلسٹ

کالی دوا

فولاد اور جڑی بوٹیوں کا سفوف

جگر پتہ اور تلی کی تمام امراض یرقان ضعف جگر بھس کمی خون ہاتھ پاؤں چہرہ پر سوجن اور چہرہ کی زردی وغیرہ کا خدا تعالیٰ کے فضل سے سو فیصدی کامیاب اور مکمل علاج ہے۔ قیمت فی شیشی ۔/ روپے

دواخانہ رحمت ربوہ

قابل اعتماد سروس

سرگودہا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں

(منیجر)

احباب ہمیشہ

اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں، (منیجر)

امانت تحریک جدید

امانت تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے!

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ تحریک ہے۔
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے
- یہ ایک الہامی تحریک ہے۔
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی
- اس امانت میں آپ اپنے لئے اپنے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رقم بھی جمع کروا سکتے ہیں۔ اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں۔

(خاکسار افسر امانت تحریک جدید۔ ربوہ

ٹائم ٹیبل یونائیٹڈ بس سروس سرگودہا

نمبر سروس	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
روانگی از سرگودہا برائے لاہور	۳-۳۰ صبح	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ دوپہر	۱۳-۰۰	۱۴-۳۰	۱۵/۱۵	۱۶/۱۵
روانگی از لاہور برائے سرگودہا	۳-۴۰	۴-۰۰	۵-۲۰	۶-۲۰	۷-۱۵	۸-۳۵	۹-۰۰	۱۰-۱۵	۱۱-۱۵	۱۲-۵ دوپہر	۱۲-۱۵	۲-۱۵	۳-۱۵	۴-۵۲	۶-۰۰
روانگی از سرگودہا برائے گوجرانوالہ	۲-۴۵ صبح	۹-۴۵ صبح													
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودہا	۹-۳۰	۲-۳۰ بعد													

(منیجر)

دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کے لئے مفید و مجرب نسخہ مکمل کورس ۱۶/ روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۰ ؍جون تا ۱۶ ؍جون ۱۹۶۷ء

(۱) گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔
احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ مورخہ ۱۶ ؍جون کو حضور ایدہ اللہ نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ بیت اللہ کی از سر نو تعمیر کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد کے سلسلہ میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور سورۃ البقرہ کی آیت ۱۳۰

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ
يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ
إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

کی رو سے تعمیر بیت اللہ کے تئیسویں مقصد پر روشنی ڈال کر واضح فرمایا کہ یہ مقصد بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعہ کس عظیم الشان طریق پر پورا ہوا۔ اس طرح ۱۶ ؍جون کے خطبہ جمعہ میں تعمیر بیت اللہ کے تیئس مقاصد کی وضاحت مکمل ہو گئی۔ ان مقاصد پر خطبات کا سلسلہ انشاء اللہ العزیز آئندہ بھی جاری رہے گا اور حضور آئندہ خطبات میں ان مقاصد کی روشنی میں نئی نسلوں کی تربیت سے متعلق احباب جماعت کے سامنے ایک تفصیلی پروگرام رکھیں گے۔

۳۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب (۱۳۲۔بی ماڈل ٹاؤن لاہور) نے اطلاع دی ہے کہ انگلستان سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ٹانگ میں درد کی تکلیف ہے غالباً عرق النساء کا حملہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم چوہدری صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و سلامتی اور بیش از پیش توفیق خدمت دین کے ساتھ آپ کی عمر میں بے حد برکت ڈالے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت مولوی میر محمد جی صاحب ہزاروی رضی اللہ عنہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ـــــ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد خاص اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ خادم حضرت مولوی میر محمد جی صاحب ہزاروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مورخہ ۱۳ ؍جون ۱۹۶۷ء بوقت ۵ بجے سہ پہر ربوہ میں انتقال فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

آپ کی عمر ۸۵ سال سے متجاوز تھی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۴ ؍جون کو بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ حضور نے جنازہ کو کندھا بھی دیا بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر حضرت مولوی صاحب مرحوم کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظم اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔

یوں تو حضرت مولوی میر محمد جی صاحب نے ۱۹۰۰ء سے پہلے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریری بیعت کر لی تھی لیکن دستی بیعت کا شرف غالباً ۱۹۰۱ء میں حاصل کیا۔ اور اس کے بعد آپ وطن واپس نہیں گئے۔ اور مستقل طور پر قادیان میں ہی سکونت اختیار کر لی۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔ آپ نے مولوی فاضل کا امتحان بھی پاس کیا اور سالہا سال تک مدرسہ احمدیہ، تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز ہائی سکول میں تدریس کے فرائض سر انجام دیئے آپ ٭

٭ بہت کم گو سادہ منش اور درویش صفت بزرگ تھے عربی لغت پر آپ کو بہت عبور حاصل تھا تسہیل العربیہ کے نام سے عربی اردو کی ایک ضخیم لغت مرتب کی جو بفضلہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئی۔ علاوہ ازیں آپ نے لغت کی مشہور کتاب "مفردات راغب" کا اردو میں ترجمہ کیا جو بڑی تقطیع پر پانچ سو سے بہت اہتمام کے ساتھ شائع ہوا۔ آپ نمود و نمائش سے بالا جید عالم دین اور گوشہ نشین بزرگ تھے۔

آپ نے دو صاحبزادیاں (خالدہ خانم صاحبہ اہلیہ احمد حسن صاحب ایم اے سابق رجسٹرار پشاور یونیورسٹی اور راشدہ خانم صاحبہ ایم اے لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ) نیز دو صاحبزادے محمد مسعود احمد صاحب سٹیشن ماسٹر ہڑپہ اور میجر محمد عاصم صاحب سیالکوٹ اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستان میں امدادی فنڈ کا قیام

راولپنڈی ۱۷ ؍جون۔ صدر ایوب نے عرب ملکوں کے جنگ سے متاثر ہونے والے مصیبت زدہ افراد کی مدد کے لئے ایک امدادی فنڈ کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ یہ "صدر کا جنگ کا امدادی فنڈ" کہلائے گا۔ صدر نے اس فنڈ کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ آزمائش کی اس گھڑی میں پاکستان کے عوام اپنے عرب بھائیوں کے دکھ درد میں برابر کے شریک ہیں۔ عوام کی طرف سے عطیہ جات کی برابر پیشکش ہو رہی تھی چنانچہ اسے منظم کرنے کے لئے باقاعدہ ایک فنڈ قائم کر دیا گیا ہے۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ دل کھول کر اس فنڈ میں چندہ دیں۔

جنرل اسمبلی کا ہنگامی اجلاس

نیویارک ۱۷ ؍جون۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے روس کی درخواست پر جنرل اسمبلی کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا ہے جس میں مشرق وسطیٰ کے بحران اور اسرائیل سے عرب مقبوضہ علاقے خالی کرانے کے سوال پر غور کیا جائے گا اجلاس میں شرکت کے لئے روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نیویارک پہنچ گئے ہیں اجلاس میں پاکستانی وفد کی قیادت وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ کریں گے اور وہ ہفتہ کی شام کو کراچی سے نیویارک روانہ ہو جائیں گے۔

جنرل اسمبلی کا یہ اجلاس بڑا ہنگامہ خیز ہوگا۔ توقع ہے کہ فرانس کے صدر ڈیگال اور برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ولسن اپنے اپنے ملکوں کے وفود کی قیادت کریں گے۔ پولینڈ اور مشرقی یورپ کے دیگر ممالک کے وزرائے اعظم بھی اجلاس میں شرکت کے لئے آج نیویارک پہنچ رہے ہیں۔

کوسیجن ڈیگال ملاقات

پیرس ۱۷ ؍جون۔ روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے کل نیویارک جاتے ہوئے پیرس میں مشرق وسطیٰ کے بحران پر صدر ڈیگال سے اڑھائی گھنٹہ تک ملاقات کی۔ بعد میں انہوں نے اخبار نویسوں سے کہا کہ میں مشرق وسطیٰ کے مسئلہ کا پر امن حل تلاش کرنے نیویارک جا رہا ہوں۔

سفیروں کو صدر ایوب کی یقین دہانی

راولپنڈی ۱۷ ؍جون۔ صدر ایوب خان نے پھر اعلان کیا ہے کہ پاکستان عرب ملکوں کی ڈٹ کر حمایت کرے گا اور انہیں ہر ممکن امداد دے گا۔ انہوں نے یہ اعلان عرب ممالک کے سفیروں سے ایک ملاقات میں کیا۔ عرب سفیروں نے کل صبح راولپنڈی میں صدر ایوب سے ملاقات کی۔ اور صدر سے حالیہ بحران میں عرب ممالک کی جس طرح حمایت کی ہے اس پر انہوں نے حکومت پاکستان اور صدر ایوب خان کا شکریہ ادا کیا۔

عرب وزرائے خارجہ کی ملاقات

قاہرہ ۱۷ ؍جون۔ تیرہ عرب ملکوں کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس آج کویت میں شروع ہو رہی ہے۔ کانفرنس میں عرب سربراہوں کی کانفرنس کی مقرر کرنے کے علاوہ مجوزہ کانفرنس کا ایجنڈا مرتب کیا جائے گا۔

اسرائیلی وزیر اعظم کا بیان!

تل ابیب ۱۷ ؍جون۔ اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر اشکول نے کہا ہے کہ اسرائیل ان سرحدوں پر ہرگز واپس نہیں جائے گا جہاں وہ جنگ شروع ہونے سے قبل تھا۔